بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۶ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ - ۲۵ فتح ۱۳۵۰ ہش - ۲۵ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۴ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۴ دسمبر ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمر میں اور سر میں سخت درد کی شکایت ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے ۔ آمین

مورخہ ۲۲ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ شیخوپورہ کو لڑکی عطا فرمائی ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو بابرکت اور لمبی عمر عطا کرے ۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

آمین

ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نوٹس سالانہ اجلاس

کمپنی ہذا کے حصہ داران کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کمپنی ہذا کا سالانہ اجلاس عام مورخہ ۳۱/۱۲/۷۱ بوقت دس بجے صبح کمپنی ہذا کے رجسٹرڈ دفتر میں بمقام ربوہ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل امور پیش ہوں گے ۔

۱۔ منظوری بیلنس شیٹ سال ۷۱-۱۹۷۰ء ۔
۲۔ تقرر ڈائرکٹران ریٹائر ہونے والوں کی جگہ ۔
۳۔ تقرری آڈیٹرز برائے سال ۷۱-۱۹۷۰ء ۔
۴۔ متفرق امور باجازت چیئرمین ۔

(سیکرٹری ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ) ۱۵/۱۲/۷۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلا اور ہمّ و غم کے ایّام میں انسان کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں

انسان کی تکمیل و تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلا بھی آئیں تا اللہ تعالیٰ پر یقین میں اضافہ ہو

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا ۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں ۔ ان میں سے ایک ہمّ و غم کی بھی حالت ہے ۔ ان اختلاف حالات اور تغیّر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں ۔ کیا اچھا کہا ہے ۔

اگر دُنیا بیک دستور ماندے ٭ بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہمّ و غم دُنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں ۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں ۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ اُن کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں ۔ اگر اُن کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر اُن کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اُس کو پورا کیا جاتا ہے ۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان اُن کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے ۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جائے ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے ۔ جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے ۔ اس سے اُس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں ۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اُسکی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے ۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اُس پر اس قسم کے ابتلا آویں ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پر اُس کا یقین بڑھے "

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۹ ، ۲۰۰)

قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ (پاکٹ سائز)

الفضل مورخہ ۱۲ فتح ۱۳۵۰ ہش / دسمبر ۱۹۷۱ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے ، جس میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کے شائع کئے جانے کا ذکر ہے ۔ یہ قرآن کریم پاکٹ سائز اور آفسٹ کاغذ پر طبع ہوا ہے اور نہایت خوبصورت ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کو لاگت پر فروخت کیا جائے اور کوئی منافع حاصل نہ کیا جائے تا اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے ۔ اس کا ہدیہ فی نسخہ تین روپے ہے ۔ قرآن مجید طبع ہو کر ربوہ پہنچ چکا ہے اور "ادارۃ المصنفین" کے دفتر سے مل سکتا ہے ۔ احباب وہاں سے حاصل کرلیں ۔ خود فائدہ اُٹھائیں اور احباب کو تحفہ کے طور پر پیش کریں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ر فتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیا عزم، نیا ولولہ، نئی اُمید اور نیا یقین

ہمارے نئے صدرِ مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۲۰ر دسمبر کو صدارت کا جلیل القدر منصب سنبھالنے کے بعد موجودہ نازک ترین دَور کے پیشِ نظر قوم سے ریڈیو پر جو نہایت درجہ پُر اثر خطاب فرمایا اُس نے قوم میں ایک نئی رُوح پھونک کر اسے ایک نئے عزم، نئے حوصلے اور نئے ولولہ سے مالا مال کر دکھایا ہے اور بلاشبہ اس کی وجہ سے دلوں میں ایک نئی اُمید اور نئے یقین کی مشعل روشن ہوئی ہے۔

ایسے وقت میں جب کہ بھارت اور دوسری اسلام دشمن طاقتوں کی عیارانہ سازباز اور اُن کی ننگی جارحیت کے نتیجہ میں پاکستان کو مشرقی محاذ پر ایک وقتی اور عارضی ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا ہے اور وطنِ عزیز کا ایک بازو دشمن کی اس ظالمانہ اور سفاکانہ کارروائی کے باعث سرِدست کٹ کر رہ گیا ہے، اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ قوم کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچایا جائے، اس کے حوصلہ کو بلند کیا جائے اور ایک نئے عزم اور نئے ولولہ سے ہمکنار کر کے اُس میں قربانی، ایثار اور انتھک جدوجہد کی ایک نئی رُوح پھونکی جائے تاکہ دشمن سے اپنا چھینا ہُوا علاقہ واپس لے کر اُس سے اس شرمناک جارحیت کا بدلہ لیا جاسکے اور دشمن کو درندگی سے باز رہنے کا سبق دے کر اُسے انسانوں کی طرح زندگی گزارنے کا قرینہ سکھایا جاسکے۔ بلاشبہ صدرِ مملکت کی اِس برجستہ اور فی البدیہہ تقریر نے جو مسلسل ایک گھنٹہ تک جاری رہی وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو پُورا کر دکھایا۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو ایک ایسے وقت میں برسرِ اقتدار آئے ہیں جبکہ ملک ایک انتہائی سنگین بحران سے دوچار ہے۔ اسی لئے آپ نے ایک جری، جوانمرد اور بالغ نظر قائد کی طرح پُوری قوم سے کمرِ ہمت کسنے اور درپیش صورتِ حال کا پُوری پامردی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانے کی اپیل کی ہے۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اِس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے میں اُس وقت تک کامیاب ہونا ممکن نہیں ہے جب تک کہ قوم پُوری طرح متحد ہو کر اپنی پُوری ہمت اور پُوری طاقت اور پُورے جوش اور پُورے عزم کے ساتھ صدرِ مملکت کا ہاتھ نہ بٹائے اور ان کے ساتھ پُورا پُورا تعاون نہ کرے۔ اِسی لئے آپ نے اِس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم باہمی تعاون اور فہم و فراست کی بدولت موجودہ بحران میں سے ایک مضبوط تر اور عظیم تر مملکت بن کر اُبھریں گے۔ چنانچہ اِس موقع پر آپ نے باہمی تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہُوئے فرمایا ہے:۔

مجھے آپ سب کی امداد اور آپ سب کا تعاون درکار ہے۔ نہ مَیں کوئی جادُوگر ہوں اور نہ ہی غلطیوں سے پاک اور منزّہ، اِس لئے مَیں آپ سب کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ سب میرے ساتھ نہ ہوں تو میری حیثیت ایک بَونے سے زیادہ نہیں۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی معیّت اور امداد و اعانت میرے شاملِ حال ہو تو اِس کے نتیجہ میں میرے قد کی درازی کے آگے ہمالہ پہاڑ کی بلندی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

صدرِ مملکت نے جہاں پُوری قوم سے متحد ہو کر اور باہمی تعاون کی اعلیٰ ترین مثال پیش کر کے صورتِ حال کا پامردی سے مقابلہ کرنے کی اپیل کی ہے وہاں ساتھ ہی بھارت کو بھی (جو پاکستانی قوم کے اتحاد اور خود پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے پر تُلا ہُوا ہے) خبردار کیا ہے کہ وہ ایک عارضی اور وقتی کامیابی پر نہ اِترائے اور یہ نہ سمجھے کہ اس کی طاقت کے بل پر فوجی حل ٹھونسنے کی گھناؤنی کوشش کے نتیجہ میں معاملہ ختم ہوگیا، معاملہ ختم نہیں ہُوا بلکہ اب ایک نئے رنگ میں نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اِس کا آغاز ہُوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) برصغیر میں مُسلمان شروع ہی سے یعنی اُس وقت سے جبکہ محمد بن قاسم نے اِس سرزمین پر قدم رکھا مشکل صورتِ حال سے دوچار ہوتے چلے آئے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی مُشکلات پر قابُو پاتے ہُوئے دلیری اور پامردی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے رہے ہیں۔ برصغیر کے مسلمان ایک قابلِ فخر ورثہ کے حامل ہیں۔ آج ہم جس صُورتِ حال سے دوچار ہیں وہ انجام پر نہیں بلکہ ایک نئے رنگ میں اُس کے پُر اُمید آغاز پر دلالت کرتی ہے۔ نقصانات سے ہم سبق حاصل کریں گے اور جادۂ منزل پر از سرِنو پہلے ہی کی طرح رواں دواں رہیں گے۔

(۲) مشرقی پاکستان میں بھارت کے لئے ناکام ہونا مقدّر ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ وہ جانتا ہے کہ پاکستانی عوام کے جذبہ اور برصغیر کے مسلمانوں کے جذبہ کو عارضی فوجی فتح کے ذریعہ نہ تو ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے اور نہ دبایا جاسکتا ہے۔ بھارت کو اِس بات پر نشہ میں سرشار نہیں ہونا چاہیئے کہ اُس نے فوجی طاقت کی برتری کے بل پر پاکستان کے مشرقی حصّہ کو ہتھیا لیا ہے۔ ہم لڑیں گے اور اپنے وقار، اپنی عزّتِ نفس اور پاکستان کی سالمیت کے لئے جنگ جاری رکھیں گے۔ یہ پہلی جنگ نہیں ہے جو آج ہمیں لڑنی پڑ رہی ہے۔ بھارت کے سامنے اب دو ہی راستے ہیں جن میں سے وہ ایک کا انتخاب کرسکتا ہے۔ یا تو وہ عدل و انصاف کی راہ اختیار کرے (اور مشرقی پاکستان کو خالی کردے) یا پھر ایک ناقابلِ تسخیر قوم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو کر ہمیشہ ہمیش کی دشمنی مول لے لے۔ کیونکہ پاکستانی عوام، ان کے جذبہ، ان کے عزم اور ان کے حوصلہ کو کبھی دبایا نہیں جاسکتا خواہ درمیان میں عارضی طور پر کیسے ہی حالات پیش آئیں اور کیسی ہی ہنگامی صورتِ حال کیوں نہ رُونما ہو۔

بھارت کو خبردار کرنے اور صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کی غرض سے متعدد بُنیادی اصلاحات اور اقدامات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد جناب بھٹو نے تقریر کے آخر میں اہلِ وطن کو مخاطب کرتے ہوئے پُورے جوش اور اعتماد سے فرمایا:۔

(۳) میرے بھائیو اور بہنو! دُکھ اور درد کی اِس گھڑی میں اپنے ذہنوں کے اندر شکوک و شبہات کو جگہ نہ دیجئے۔ کمربستہ ہو کر کھڑے ہو جائیے اور پُورے عزم کے ساتھ دُنیا کا مقابلہ کیجئے۔ یہ دُنیا تلخیوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہمیں تلخ حقائق کا مقابلہ کرنا ہے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ پاکستان ایک عظیم مقصد اور عظیم آئیڈیل کی خاطر معرضِ وجود میں آیا ہے۔ یہ آئیڈیل کبھی کالعدم نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک زندہ و پائندہ آئیڈیل ہے۔ آئیے ہم سب مل کر عہد کریں، مَیں بھی عہد کرتا ہوں اور آپ بھی یہ عہد کیجئے کہ ہم اِس بدنامی کو دُور کر کے رہیں گے خواہ ہمارے بچّوں کے بچّوں کو بھی اِس راہ میں قربانیاں دینی پڑیں۔

صدرِ مملکت کی حیثیت سے جناب ذوالفقار علی بھٹو کا یہ پہلا خطاب قوم کو نئے عزم، نئے حوصلہ، اور نئے ولولہ سے مالا مال کرنے کا موجب ہُوا ہے اور اس کی بدولت قوم کے دلوں میں پاکستان کی سالمیت کو درپیش خطرات کا مقابلہ کرنے اور متحد پاکستان کے روشن تر مستقبل کی طرف پُورے عزم اور اعتماد کے ساتھ بڑھتے چلے جانے کی نئی اُمید اور نئے یقین کی مشعل روشن ہوئی ہے۔ آج پُوری قوم کی دُعائیں ان کے ساتھ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اِس نازک دور میں ان کی رہنمائی فرمائے اور بقائے وطن اور بقائے قوم کی اِس عظیم جدوجہد میں ہمیں اپنے فضل سے فتحیاب فرمائے اور عاقبت نااندیش ظالم دشمن کو مغلوب کر کے ہمیں قائم و دائم رہنے والے غلبہ سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو حقیقی اور سچا مسلمان بنائیں

ملک و قوم کو ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی جان مال اور اولاد قربان کر دینے کیلئے ہر وقت تیار ہوں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۰ء کے موقعہ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

(۴)

کئی دفعہ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے کہ ہماری ہر خاتون کو ہماری ہر بچی کم از کم ناصرات کی معیار اول کی بچی کو ابتدائی طبی امداد کے اصولوں سے واقف ہونا چاہیئے یہاں اجتماع سے واپس جاتے ہی ہماری تمام لجنات ایسے پروگرام بنائیں جس کے ذریعہ مستورات کو ابتدائی طبی امداد کے ضروری اصولوں سے واقف کروایا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کا کوئی امتحان پاس کیا جائے امتحان اسکے ہونے ہیں وہ بھی پاس کرنا مشکل نہیں لیکن اگر وہ نہ بھی ہوں تب بھی ہر عورت کو ابتدائی طبی امداد سیکھنی چاہیئے تاکہ ہر موقعہ پر جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے ہماری احمدی خواتین اپنی خدمات پیش کر سکیں۔

اسی طرح سول ڈیفنس کے اصول ہیں اس کی تربیت ہر عورت کو ہونی چاہیئے یہ معمولی چیزیں نہایت معمولی لگتی ہیں لیکن نہایت ضروری ہیں یہ ضروری ہیں اپنے گھر کی حفاظت کیلئے اور اپنے ملک کی حفاظت کیلئے ہماری بہنوں کو کم از کم شہری بہنوں کو ان کی اچھی تربیت ہونی چاہیئے یہ نہیں کہ دس یا پندرہ یا بیس کو آپ سکھا دیں پہلے دس پندرہ یا بیس سیکھیں پھر اپنے حلقے میں سکھائیں اور پھر ان کی رپورٹ بھجوائیں کہ ہم نے انہوں کو تعلیم دی ہے۔

گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان الفاظ میں آپ کو توجہ دلائی تھی کہ میں اس سال کے لئے یہ پروگرام مقرر کرتا ہوں کہ ہماری بچیاں اور بچے "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کریں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ جس میں بچہ حفظ زیادہ کر سکتا ہے سمجھنے کی ہمت کم ہوتی ہے اسلئے ان کے ذہنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس طرح حضور نے پچھلے سے پچھلے سال سورۃ بقرہ کی آیات یاد کرنے کا ارشاد فرمایا تھا اور اس پر ہماری لجنات نے بڑا اچھا عمل کر کے دکھایا اس سال اس کتاب کے یاد کرانے پر زور دیا جائے۔ لیکن ایک آدھ لجنہ کے سوا کسی لجنہ نے یہ رپورٹ نہیں نہیں دی کہ سال رواں میں ہماری اتنی بچیوں نے کتاب مکمل یاد کی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم حضور کی خدمت میں کوئی رپورٹ نہیں پیش نہیں کر سکے کہ سال میں کتنی لڑکیاں ہیں جو مکمل یاد کر چکی ہیں اور کتنی لڑکیاں ہیں جنہوں نے اتنی اتنی یاد کی ہے۔ اگر تو آپ نے کام ہی کیا نہیں تب تو بہت ہی غفلت والی بات ہے اور اگر آپ نے کام کیا ہے اور رپورٹ نہیں دی۔ تب بھی یہ غفلت کی بات ہے بہرحال جو نمائندگان یہاں آئی ہوئی ہیں اگر ان کے حلقے میں شہر میں بچیوں نے یہ یاد کی ہیں اور ان کو اپنی صحیح تعداد کا علم ہے تو ہمیں تعداد لکھیں کہ اتنی نے مکمل اتنی نے نصف یاد کی ہیں مکمل یاد کرنے والیوں کو سندات بھجوائی جائیں گی۔

دوسری چیز جس کا ناصرات سے تعلق ہے اور آپ سے اس کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ تربیت دینے والی تو آپ ہیں اور وہ ہے چندہ وقف جدید مجھے چند دن ہوئے جو رپورٹ ملی ہے وہ بڑی مایوس کن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچاس ہزار روپے دفتر اطفال کے سپرد کئے تھے وہ ۵۰ ہزار وقف جدید کے بچوں کے ذمے تھے۔ لیکن ابھی تک اس میں بھی ربوہ اور لاہور کے سوا باقیوں کا چندہ خاصا کم ہے بعض جگہ خاصی تعداد ناصرات کی ہے لیکن ایک روپیہ چندہ آیا ہوا ہے سارے سال کا کہیں سے صرف دو روپے آیا ہوا ہے چار یا چھ روپے آئے ہوئے ہیں حالانکہ اس سے زیادہ تو بچیاں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خرچ کر دیتی ہیں۔ بہرحال اس چندہ کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دلاتی ہوں کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنا تو ہمارا سب سے اولین فرض ہے اس کے بعد میں لجنات کی ان تحریکات کو جو کئی سال سے شروع ہیں آپ کے سامنے پھر ایک دفعہ دہرانے پر مجبور ہوں کہ آپ سوچ کے اور کوئی اچھی سکیم بنا کر شوریٰ میں لے کر آئیں ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے آپ کے سامنے تحریک خاص کی تحریک تھی جس کو ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرما کر پیش کرنے کی اجازت دی تھی۔ میرا اندازہ تھا کہ ۷۲ء تک جب ہماری لجنہ پر پچاس سال گذر جائیں گے ہم پانچ چھ لاکھ کی رقم جمع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ۶۹ء گذرا ۷۰ء گذرا اور ۷۱ء گذر رہا ہے صرف تین مہینے باقی ہیں اکتوبر، نومبر دسمبر ابھی تک وعدے صرف [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سوا چار یا ساڑھے چار لاکھ کے ہوئے ہیں اور وصولی ایک لاکھ ستانوے ہزار ہے۔ اگر تین سال میں ہم نے صرف ایک لاکھ ستانوے ہزار جمع کئے ہیں تو آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ رقم پوری کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔ جس قسم کی قربانیاں آپ نے مسجد ڈنمارک مسجد برلن اور مسجد ہالینڈ اور دوسرے کاموں کے لئے دی ہیں۔

جو لطف جلدی کام کرنے میں آتا ہے وہ سالہا سال اگر کرتے رہیں تو اس سے وہ لطف جاتا رہتا ہے۔ جو عملی طور پر کام کرنے تھے ان میں سے سوائے تاریخ لجنہ کے اور کوئی کام نہیں ہوا پہلی جلد سنہ ء کے جلسہ پر بہنوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔ سینکڑوں نے اس کو پڑھا ہوگا اور بہت سی بہنوں کے خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔

جو کتاب چھپ جائے۔ اس کی قدر کریں خصوصاً اپنی کتاب کی جو لجنہ کے بارے میں ہے وہ بھی آپ کی بزرگ خواتین کی قربانیوں پر مشتمل ہے اس کے پڑھنے کیا تھا ہی آپ کے اندر یہ جذبہ بھی پیدا ہوگا کہ ہم سے پہلی خواتین نے اتنی عظیم الشان اور شاندار قربانیاں دی ہیں ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں اور اپنی اولادوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائیں۔ تاریخ لجنہ جلد دوم لکھی جا چکی ہے اور عنقریب کاتب کے حوالے کی جائیگی انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر آپ کے ہاتھ میں ہوگی جو ستمبر ۱۹۴۷ء سے دسمبر ۵۸ء کے حالات پر مشتمل ہوگی اور آئندہ سال ۵۹ء سے ۷۲ء تک تیسری جلد شروع کی جائیگی۔ اس لئے میں توجہ دلاؤں گی اپنی بہنوں کو کہ یہ تحریک صرف اور صرف لجنہ کی تحریک ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے مالوں میں برکت دے یہ درست ہے کہ چندوں کے لحاظ سے ہماری جماعت قربانی دینے والی جماعت ہے ہر چندہ میں آپ نے حصہ لیا ہے خواہ وہ جماعتی چندے ہوں یا جن کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمائی ہے۔ آپ نے حصہ لینا ہے لیکن اس تحریک کو کامیاب بنانا آپ کا فرض ہے جو خود آپ کی اپنی لجنہ کی تحریک ہے کیونکہ ہم نے مردوں سے تو چندہ نہیں لینا بہرحال عورتوں سے لینا ہے اور اس کو پورا کرنا ہے اور اس کی طرف اس حال میں خصوصی توجہ دلاتی ہوں۔

سائنس بلاک کا چندہ بھی چار سال سے شروع ہے سائنس بلاک عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ عنقریب ہم انشاء اللہ اس کی عمارت کا افتتاح کر رہے ہیں۔ کلاسیں شروع ہو چکی ہیں۔ پڑھائی ہو رہی ہے۔ اس کی رقم ۷۵ ہزار لجنہ کے ذمہ تھی اور ۷۵ ہزار انجمن کے ذمہ رقم ہم نے قرض لے کر ادا کر دی ہے۔ ابھی تک بہنوں نے ۶۰ ہزار روپے ادا کئے ہیں اس کی طرف بھی توجہ دلاؤں گی اسکے لئے یہ تجویز تھی کہ آپ یہ چندہ ہر ایک پر نہ ڈالیں بلکہ صرف قابل استطاعت بہنیں جو تین سو یا اس سے لگ بھگ دے سکتی ہیں ان سے لیں اب صرف پندرہ ہزار مزید جمع کرنا ہے جو بہت جلد پورا ہو جانا چاہیئے لیکن تحریک خاص میں تو ہر بہن حصہ لے یہ ایک بہت بڑی تحریک ہے۔ ہر بہن اس میں حصہ لے کوئی بہن یہ نہ کہے کہ ہم اس قربانی سے محروم رہ گئے ہیں میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی اپنی اور سب کی بھلائی اور لجنہ کی ترقی کی خاطر جو کچھ میں نے بہنوں کے سامنے اظہار خیال کیا ہے کہ تمام نمائندگان لجنہ کے ذریعہ میری یہ آواز باہر کی لجنات میں دوسری بہنوں تک پہنچے گی اور آئندہ جو رپورٹیں آئیں گی خصوصی توجہ کا اظہار ان میں پایا جاتا ہوگا اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ملک وطن۔ قوم اور مذہب کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دے سکیں۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ اُحد کے دو انصاری شہید

سعدؓ بن الربیع اور عمروؓ بن الجموح

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

جنگ بدر کے ایک سال بعد ہجرت کے ۳۲ ویں ماہ گیارہ شوال بمطابق مارچ ۶۲۴ء بروز ہفتہ، مدینہ سے تین میل دور اُحد پہاڑ کے دامن میں کفر و اسلام کے درمیان دوسری کھلی جنگ ہوئی۔ کفار کا لشکر تین ہزار کے قریب تھا جس کی قیادت ابوسفیان سردار قریش کر رہا تھا۔ لشکر میں دو سو گھڑ سوار، سات سو زرہ پوش اور تین ہزار اونٹ تھے۔ جب کہ اللہ کا نام لینے والے نو سو سے ایک ہزار کے درمیان تھے۔ ان میں سے ایک سو کے پاس زرہیں تھیں اور لشکر میں صرف ایک گھوڑا تھا۔ کفار کے گھوڑ سواروں کے میمنہ کی قیادت مشہور جرنیل خالدؓ بن ولید کر رہے تھے۔ جب کہ میسرہ پر عکرمہؓ بن ابی جہل تھے۔ کفار نے اس لشکر کی تیاری پر بدر کے موقعہ پر جو تجارتی قافلہ بھجوایا تھا اس کا منافع پچاس ہزار درہم صرف کیا تھا۔

جمعہ کی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی تلوار کی نوک ٹوٹ گئی ہے اور آپ نے ذبح شدہ گائے دیکھی تعبیر آپ نے اس خواب کی یہ فرمائی کہ تلوار کے ٹوٹنے سے مراد مجھے یا میرے کسی عزیز کو تکلیف پہنچے گی طبقات کبیر میں یہ لفظ آئے ہیں۔

اما الفصام سیفی فمصیبة
فی نفسی (طبقات کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۶)

اور مواہب اللدنیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

واما الثلم الذی رأیت
فھو رجلٌ من اھل یقتل۔

(مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۲)

کہ تلوار کے ٹوٹنے سے مراد میرے عزیزوں میں سے کسی کی شہادت ہے اور گائے جو ذبح دیکھی تو میرے صحابہ ہیں۔ چنانچہ اس جنگ میں ستر صحابہ شہید ہوئے جن میں چھ مہاجر تھے۔ باقی سب انصار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے اور یہ مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔

اُحد کے دامن میں صحابہ نے جس جاں نثاری کا مظاہرہ فرمایا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس موقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر" کہ بعض نے اپنا حق ادا کر دیا اور بعض اپنے فرض کی ادائیگی کے انتظار میں ہیں۔ طلحہؓ، ابوطلحہؓ، انس بن نضرؓ، ام عمارہؓ، عمارہؓ بن زید نے ایمان کی جو مشعل احد میں جلائی وہ رہتی دنیا تک روشن رہے گی اسی لئے جب کبھی حضورؐ کی احد پہ نظر پڑتی آپ فرماتے۔

جبل احد یحبنا و نحبہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کی خبر دی تو آپؐ احد کے شہداء کے مقابر پر تشریف لائے اور اس طرح ان سے رو رو کر جدا ہوئے جیسے کوئی زندوں سے رخصت ہو۔ ان فدائین احد میں سے آج صرف دو انصاری صحابہؓ کی جاں سپاری کو بیان کرنا مقصود ہے۔

سعدؓ بن ربیع

اُحد کے ان خوش بخت شہداء میں سے ایک سعدؓ بن ربیع تھے۔ انصار کا جھنڈا اس دن حبابؓ بن منذر یا سعدؓ بن عبادہ کو حضورؐ نے عطا فرمایا تھا اور جھنڈے کو گرہ خود حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے دی تھی۔ سعدؓ بن ربیع انصار میں سے اول اسلام لانے والے تھے اور عقبہ ثانیہ میں حضورؐ نے جو بارہ نقیب مقرر کئے تھے۔ سعدؓ بن ربیع ان میں سے ایک تھے یہ عقبہ اولیٰ میں بھی حاضر تھے جب حضرت عباسؓ نے مکہ سے حضورؐ کو بذریعہ خط اطلاع دی کہ اس طرح قریش کا ایک عظیم لشکر حملہ کی تیاری کر رہا ہے تو حضورؐ نے سعدؓ بن ربیع کو اس خط کے مضمون سے آگاہ فرمایا۔ سعد بن ربیع نے سنا تو عرض کی "واللہ انی لا رجوان یکون خیراً" (اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۷) خدا کی قسم امید ہے کہ اس میں بہتری کا ہو گی۔ یہ انصار کے مشہور قبیلہ خزرج کی ایک شاخ بنو سلمہ میں سے تھے یہی وہ ایثار پیشہ انصاری صحابی ہیں جنھوں نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کو کہا تھا کہ حضورؐ نے تمہیں میرا بھائی بنایا ہے آؤ میں تمہیں اپنا نصف مال بانٹ دوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو میں طلاق دیتا ہوں عدت گزارنے کے بعد تم اس سے نکاح کر لینا۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی مواساۃ الاخ)

کیا اسی ہمدردی اور ایثار کی مثال کی تاریخ میں موجود ہے۔

سعدؓ بن الربیع کا پیغام

اُحد کے دن ستر سے اوپر زخم انھوں نے کھائے تھے اس میں تلوار، نیزہ اور تیر تینوں کے زخم شامل تھے۔ جنگ کے بعد جب زخموں کی دیکھ بھال کی جانے لگی تو حضورؐ نے فرمایا سعدؓ بن ربیع کا بھی پتہ کرو۔ میں نے لڑائی کے دوران بارہ نیزے ان کی طرف اٹھتے دیکھے تھے۔ (مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲) اور فرمایا اگر ان کا کہیں پتہ چلے تو میرا سلام اسے کہنا اور اس کا حال پوچھنا۔ روایت میں تین آدمیوں کے نام آئے ہیں محمدؓ بن مسلمہ۔ زیدؓ بن ثابت اور ابیؓ بن کعب۔ انھوں نے سعدؓ کا نام لے کر پکارنا شروع کیا۔ جب یہ سعدؓ کے پاس پہنچے اور حضورؐ کا پیغام پہنچایا تو سعدؓ بن ربیع نے نحیف آواز میں کہا میں اس وقت دنیا سے جانے والا ہوں۔ میرا یہ پیغام ہے۔

ابلغ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منّی
السلام وقل له یقول
لك جزاك اللہ عنّا
خیراً ما جزی نبیاً
عن امته وقل له انی
اجد ریح الجنة۔

(مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا سعد بن ربیع عرض کرتا ہے کہ اللہ آپ کو سب انبیاء سے بہتر جزا دے جو نبیوں کو ان کی امتوں کی قربانی کی وجہ سے ملتی ہے اور عرض کرنا کہ مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے حضورؐ نے یہ پیغام سنا تو فرمایا "رحمه الله نصح لله ولرسوله حیاً ومیتاً" ۔ اللہ اسے غریق رحمت کرے اللہ اور رسول سے زندگی میں بھی اخلاص دکھایا اور مرتے وقت بھی (اسد الغابہ جلد ۲) اور میری قوم کو میرا سلام پہنچانا اور کہنا "لا عذر لکم عند الله ان یخلص الی نبیکم وفیکم عین تطرف" (مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲) اگر تمہارے جیتے جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی دشمن پہنچ گیا تو خدا کے حضور تمہارا کوئی عذر مسموع نہیں ہو گا۔ اسد الغابہ میں ان الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں "الله الله وما عاهدتم علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة" کہ عقبہ کی رات جو تم نے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اس کی وجہ سے تم خدا کے سامنے جوابدہ ہو اور وہ عہد یہ تھا کہ ہم ہر قیمت پر خدا کے رسول کے ساتھ ہوں گے اور خدا کی اس امانت کے پاسبان ہوں گے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوی عمرۃ بنت حزم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کی بیٹیوں کے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں۔ جن کو ترکہ دیا گیا گویا اسلام میں سب سے پہلے انہی کے گھر میں عمل ہوا۔ "فان کن نساءً فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترك" (اسد الغابہ جلد ۲)

حضرت ابوبکرؓ کا خراج عقیدت:۔

ایک دن ام سعد بنت سعد بن ربیع کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے ان کے لئے کپڑا بچھایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ کون ہے .... تو حضرت نے جواب دیا "هذه ابنة من هو خیر منی ومنك" یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور آپ سے بہتر تھے۔ عرض کی اے خلیفۃ الرسول وہ کون تھا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ رجل قبض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم تبوأ مقعده من الجنة وبقیت انا وانت۔ اس شخص کی بیٹی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہوا اور جنت میں ٹھکانہ کر گیا۔ میں اور تم باقی رہ گئے۔ (اصابہ جزو ثالث صفحہ ۲۶)

سعدؓ کو جس طرح احد کے میدان میں جنت کی خوشبو آ رہی تھی آج بھی ہر مسلمان کو سعدؓ کا یہ پیغام احد کے میدان سے سنائی دیتا ہے۔ زخموں سے چور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا سعدؓ نے یہ پیغام صرف انصار کے قبیلہ خزرج کو ہی نہیں دیا تھا آپ کے مخاطب صرف بنوسلمہ ہی نہ تھے ہر مسلمان مخاطب تھا کہ جب تک اس کی آنکھ جھپکتی رہے کوئی بد آنکھ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ اٹھ سکے۔

ابن ہشام نے اپنی کتاب سیرت ابن ہشام میں سعدؓ بن ربیع کا واقعہ جنگ احد کے ضمن میں اس عنوان کے تحت درج کیا ہے۔ "امر مقتل احد ومقتل سعد بن الربیع" احد کے شہداء کا معاملہ اور سعد بن ربیع کے اخلاص کا اظہار۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے حقیقی چچا چوہدری سردار محمد صاحب طویل عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامل حسین سوپ مرچنٹ ریل بازار جھنگ صدر

۲۔ میرا لڑکا رشید الحق خان نارو سے میں ہے اللہ تعالیٰ اسکی صحت پہنچیاں دور کرے اور خیریت سے خوش خوش واپس لوٹا دے۔ آمین

فیض الحق خان کرنٹہ

من انصاری الی اللہ

ہمارے انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"انبیاء کے زمانہ میں ان کی قوموں اور امتوں کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی خدمت کریں۔ چونکہ وہ وقت ایک نئی دنیا کی تعمیر کا ہوتا ہے اس لئے لوگوں کو قربانیوں کا موقع دیا جاتا ہے کہ وہی وقت ثواب کے حصول کا ہوتا ہے۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر انصار اللہ کو مکلف فرمایا ہے۔

لہٰذا انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اس اہم ذمہ داری کو کما حقہ، ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص ثواب دارین کو حاصل کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک مخلص احمدی نوجوان کی شہادت

مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۷۱ء کو چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ ۲۴۵ ای.بی ضلع ساہیوال کے جوان سال خوبصورت اور مخلص فرزند چوہدری محمد اکرم صاحب نے دفاع وطن کی بہادرانہ خدمات سرانجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر صرف ۲۶ سال تھی۔ اسی سال ۲۱ فروری کو شہید کی شادی ہوئی تھی۔ بہت دیندار خوش اخلاق نوجوان تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شہید کے لواحقین کو اور بالخصوص والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور شہید کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد!

آج قومی ضرورت کی اس گھڑی میں ہم ممبران پاکستان وناسپتی مینوفیکچرز ایسوسی ایشن یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر ممکن ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے **وناسپتی گھی** کی **سپلائی** برقرار رکھیں گے۔

علاوہ ازیں ہم یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ **وناسپتی گھی** کی حکومت کی مقرر کردہ **قیمتیں** ہر حالت میں برقرار رکھی جائیں گی۔

۱- میسرز اے اینڈ بی آئل انڈسٹریز لمیٹڈ
۲- میسرز الہلال ویجی ٹیبل گھی ملز لمیٹڈ
۳- میسرز ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز لمیٹڈ
۴- میسرز بلاگم والا ویجی ٹیبل پروڈکٹس لمیٹڈ
۵- میسرز بنگال ویجی ٹیبل انڈسٹریز لمیٹڈ
۶- میسرز برما آئل ملز لمیٹڈ
۷- میسرز کریسنٹ فیکٹریز لمیٹڈ
۸- میسرز ڈھاکہ ویجی ٹیبل آئل انڈسٹریز
۹- میسرز ای. ایم آئل ملز اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ
۱۰- میسرز فضل ویجی ٹیبل گھی ملز لمیٹڈ
۱۱- میسرز گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ
۱۲- میسرز حسنی وناسپتی مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ
۱۳- میسرز سعیدی انڈسٹریز لمیٹڈ
۱۴- میسرز کاکاخیل انڈسٹریز لمیٹڈ
۱۵ میسرز کوہ نور آئل ملز
۱۶- میسرز لیور برادرز (پاک) لمیٹڈ
۱۷- میسرز مقبول کمپنی لمیٹڈ
۱۸- میسرز مرافکو انڈسٹریز لمیٹڈ
۱۹ میسرز پنجاب ویجی ٹیبل گھی اینڈ جنرل ملز
۲۰- میسرز راحتین انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۱ میسرز سرگودھا ویجی ٹیبل گھی اینڈ جنرل ملز
۲۲- میسرز شیخ فضل رحمٰن اینڈ سنز لمیٹڈ
۲۳- میسرز سوراج گھی انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۴ میسرز یونائیٹڈ ویجی ٹیبل گھی ملز
۲۵- میسرز یونیورسل آئل اینڈ ویجی ٹیبل گھی ملز لمیٹڈ
۲۶- میسرز وزیر علی انڈسٹریز لمیٹڈ

پاکستان وناسپتی مینوفیکچرز ایسوسی ایشن

خدام الاحمدیہ کے کام کی اہمیت

خدام الاحمدیہ کا کام نہایت اہم اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔ اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدام کو پورے اخلاص سے خدمت کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں سیدنا المصلح الموعودؓ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں

"مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگر وہ اسی خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے اور جس طرح آج صحابہ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح ان کا نام لے کر آئندہ آنے والی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائیگا اور وہ ان کی ترقی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے"

(الفضل ۲۴ر نومبر ۱۹۳۸ء)

حضور کا یہ ارشاد سست مجالس کے لئے لمحہ فکریہ ہے ایسی مجالس کو بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا: مورخہ ۱۲/۱۲ بعد از نماز مغرب برادرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب لقاپوری کو ایک دیوانے کتے نے پنڈلی پر کاٹ لیا۔ فوراً جناح ہسپتال لے جایا گیا جہاں علاج جاری ہے کامل صحت اور شفا یابی کیلئے درخواست دعا ہے (محمد اسماعیل لقاپوری کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھمب سیکٹر میں دلیرانہ کارنامے سرانجام دینے پر

میجر جنرل افتخار خان شہید کو دوسری بار ہلالِ جرأت کا اعزاز ملا

صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے میجر جنرل افتخار خان (ایچ۔ جے، ایس پی، ایس کیو اے) شہید کو حال ہی میں چھمب سیکٹر میں دلیرانہ کارنامے سرانجام دینے پر دوسری بار ہلالِ جرأت کا اعزاز عطا کیا ہے۔

ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ میجر جنرل افتخار خان پنجاب یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے، ۱۹۴۲ء میں انہیں فوج میں کمیشن ملا۔ انہوں نے کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ اور کمانڈ اینڈ سٹاف کالج فورٹ لیون ورتھ (امریکہ) سے بھی گریجوایشن کیا۔ فوج میں آپ نے بہت نام پیدا کیا اور ان کا فوجی کیریئر بہت ممتاز اور نمایاں رہا۔

میجر جنرل افتخار رن کچھ میں ہونے والی ۱۹۶۵ء کی جنگ کے ہیرو تھے۔ رن کچھ کے معرکوں میں انہوں نے بریگیڈیئر کمانڈر کی حیثیت سے بھارتی فوجوں کے بہت مضبوط گڑھ بیار بیٹ پر قبضہ کیا۔ معرکۂ بیار بیٹ کی منصوبہ بندی، غیر معمولی بہادری اور غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں کے مظاہرہ پر انہیں ہلالِ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

شہادت کا مرتبہ پانے سے قبل میجر جنرل افتخار نے چھمب سیکٹر میں بھارتیوں کے خلاف اپنے ڈویژن کی بڑی فتح مندی کے ساتھ قیادت کی تھی جہاں غیر ملکی صحافیوں کے بیان کے بموجب بھارتیوں نے مضبوط ترین دفاعی مورچے قائم کر رکھے تھے، ٹینکوں کے جال بچھا رکھے تھے اور توپ خانہ کی نہایت ہی مضبوط چوکیاں بنائی ہوئی تھیں۔

کنکریٹ سے تعمیر کی ہوئی رکاوٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے میجر جنرل افتخار نے مقدمۃ الجیش میں شامل ہو کر بڑی بے خوفی سے اپنی فوجوں کی کمان کی اور اس معرکہ میں انہوں نے اپنی حفاظت سے قطعاً بے پرواہ ہوتے ہوئے بے مثال عزم اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔ فضائی دیکھ بھال کی ایک مہم کے دوران ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو میجر جنرل افتخار کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو کر زمین پر آ رہا اور وہ شہید ہو گئے۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ اوّل)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم میجر جنرل افتخار احمد خان جنجوعہ شہید محترم محمود احمد صاحب ایم اے (آکسن) بار ایٹ لاء مرحوم (جو مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں) کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شہید مرحوم کے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور حفاظتِ وطن کا مقدس فریضہ ادا کرنے میں آئندہ نسلوں کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہادری و شجاعت کے ایسے ہی بے مثال کارنامے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وطنِ عزیز کے دفاع کیلئے احمدی خواتین کی مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی مساعی

جنگ کے ایام میں جماعت احمدیہ کی دیگر تمام تنظیموں کی طرح احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وطن عزیز کے دفاع کے لئے ہر ممکن سعی اور جدوجہد سے کام لیا چنانچہ:-

(۱) لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دس ہزار روپیہ دفاعی فنڈ میں پیش کیا۔ اس کے علاوہ ربوہ کی محلہ جات کی لجنات اور پاکستان بھر میں پھیلی ہوئی دیگر لجنات اماء اللہ نے اپنے اپنے طور پر بھی دفاعی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی منظم اور بھرپور کوشش کی۔

(۲) ربوہ میں شہری دفاع اور ابتدائی طبی امداد کی ٹریننگ کا انتظام کیا گیا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بنفسِ نفیس خود پہلے ۲۷ اور پھر ۵۵ لڑکیوں اور خواتین کو شہری دفاع اور ابتدائی طبی امداد کی ٹریننگ دی۔ اور پھر محلہ جات میں مختلف مراکز مقرر کر کے انہیں مزید عورتوں کو ٹریننگ دینے کے لئے مقرر فرمایا اس وقت تک کل ۹۴ خواتین یہ ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں۔

(۳) لجنہ اماء اللہ ربوہ نے اور لجنہ اماء اللہ کے ماتحت تعلیمی اداروں یعنی جامعہ نصرت، اور فضل عمر جونیئر ماڈل ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول کے سٹاف کو بھی اس سلسلہ میں ٹرینڈ کیا گیا نیز ان اداروں نے پاک فوج کے لئے تحائف بھی جمع کر کے انہیں پیکٹوں کی صورت میں تیار کیا اور دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(۴) لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام شہری دفاع کے اصول سائیکلوسٹائل کر کے محلہ جات کو بھجوائے گئے تاکہ سب خواتین اچھی طرح انہیں ذہن نشین کر لیں۔ (نامہ نگار)

پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف کو ریٹائر کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۳ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کموڈور حسن حفیظ احمد کو پاکستان بحریہ کا قائم مقام کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے اور وائس ایڈمرل مظفر حسن کو کمانڈر انچیف کے عہدے سے ریٹائر کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ صدر نے مندرجہ ذیل اعلیٰ افسروں کو بھی ریٹائر کر دیا ہے۔

بحریہ کے چیف آف سٹاف ریئر ایڈمرل رشید احمد۔ ریئر ایڈمرل یو اے سعید نیشنل شپنگ کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر، ریئر ایڈمرل ایم اے کے لودھی۔ کموڈور آر انتی ر۔ کموڈور ایس ایم احمد۔ میجر جنرل شوکت رضا۔ میجر جنرل خادم حسین راجہ۔ میجر جنرل بی ایم مصطفیٰ۔

ریاستی حکمرانوں اور نوابوں اور سرداروں کے وظائف اور مراعات منسوخ

راولپنڈی ۲۳ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب بھٹو نے پاکستان کی تمام سابقہ ریاستوں کے حکمرانوں۔ نوابوں اور سرداروں کے تمام وظائف۔ مراعات اور اعزازات منسوخ کر دیئے ہیں۔ انہیں جو سہولتیں حاصل تھیں انہیں بھی واپس لے لیا گیا ہے گزشتہ دنوں نواب آف جوناگڑھ کو جو مراعات دی گئی تھیں انہیں بھی منسوخ قرار دے دیا ہے۔

چین نے ڈھاکہ میں اپنا قونصل خانہ بند کر دیا

پیکنگ ۲۳ دسمبر۔ حکومت چین نے ڈھاکہ میں اپنے قونصل خانے کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت پاکستان نے چین کے اس اقدام کو پاکستان سے گہری دوستی کا ایک مظاہرہ قرار دیا۔

حکومت محصور پاکستانیوں کو جلد سے جلد نکالنے کا انتظام کر رہی ہے

راولپنڈی ۲۲ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں جو پاکستانی فوجی اور دیگر ملازمین محصور ہو گئے ہیں حکومت انہیں جلد سے جلد واپس لانے کے لئے انتظامات کر رہی ہے۔ حکومت ان کی ایک فہرست بھارت سے طلب کر رہی ہے جونہی یہ فہرست موصول ہوئی اسے شائع کر دیا جائے گا۔

بنگالی مسلمانوں کی پوری حفاظت کی جائے

جناب بھٹو کی پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو ہدایت

راولپنڈی ۲۳ دسمبر۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کا چیئرمین ہونے کی حیثیت میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان کے واقعات کے ردّعمل کے طور پر کراچی میں مشرقی پاکستانی بھائیوں کے خلاف کچھ واقعات ہوئے ہیں۔ میں پارٹی کے کارکنوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ان واقعات کو رد کرنے اور بھائی سے بھائی کو لڑانے کی قابل مذمت کارروائیوں کو بند کرنے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں۔ اور اس سلسلہ میں انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں تاکہ ان واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے وہ مشرقی پاکستانی بھائیوں کی ہر ممکن حفاظت کریں۔

جناب مصطفیٰ کھر نے گورنر پنجاب کے عہدے کا حلف اٹھالیا

لاہور ۲۳ دسمبر۔ پنجاب کے نئے گورنر جناب غلام مصطفیٰ کھر نے آج اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ پنجاب ہائی کورٹ کے جسٹس انوار الحق نے ان سے حلف لیا۔

حکومت پاکستان کی مرکزی کابینہ

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ کل رات حکومت پاکستان کی مرکزی کابینہ کے دس ارکان نے حلفِ وفاداری اٹھایا۔ اس کابینہ میں یہ اصحاب بھی شامل ہیں مسٹر جے اے رحیم محمود علی قصوری۔ شیخ محمد رشید غلام مصطفیٰ جتوئی۔ ملک معراج خالد۔ عبدالحفیظ پیرزادہ سابق جسٹس فیض اللہ کنڈی۔ محمد حنیف۔ [illegible] ڈاکٹر مبشر حسن۔

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
بلینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر